جلد ۴۹/۱۴ | ۹ فتح ۱۳۳۹ھش | ۹ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۸ دسمبر پونے دس بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

خشک سالی کی وجہ سے مغربی پاکستان کی پیداوار میں ۵۰ فی صد کمی ہو جائیگی

غذائی قلت پیدا نہیں ہونے دی جائیگی (صوبائی گورنر)

بنوں ۸ دسمبر۔ صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں نے بتایا ہے کہ مغربی پاکستان کا سارا صوبہ آج کل بدترین خشک سالی سے دوچار ہے۔ جس کے باعث فصلوں کی پیداوار میں تقریباً ۵۰ فیصد کمی ہو جائیگی۔ گورنر مغربی پاکستان ڈیرہ اسمٰعیل خان کے چار روزہ دورے پر کالاباغ سے یہاں پہونچے تھے۔ آپ نے بتایا کہ فصلوں کی حالت کے بارے میں مجھے جو رپورٹ مہیا کی گئی ہے۔ اس کے مطابق صوبہ میں خصوصاً بارانی علاقوں میں فصلوں کو کافی نقصان پہونچا ہے جس کا نتیجہ پیداوار کی کمی کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ صوبائی گورنر نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ صوبے میں خشک سالی کے باوجود غذائی قلت پیدا نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس قسم کی ہنگامی صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کافی ذخیرے موجود ہیں آپ نے کہا کہ خشک سالی کی وجہ سے غذائی اجناس کی گرانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پاکستان اپنی حفاظت کے لئے سیٹو اور سنٹو کے دفاعی معاہدوں میں شریک ہوا ہے (صدر ایوب)

کشمیر کے بارے میں بھارتی مؤقف پر صدر ایوب کی کڑی نکتہ چینی

بنڈونگ ۸ دسمبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے دو لاکھ انڈونیشی باشندوں سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ بنڈونگ کانفرنس کے اصولوں پر پاکستان کا اعتماد اور فوجی معاہدوں میں شرکت حقیقت پسندی پر مبنی ہے۔ صدر ایوب نے کشمیر کا ذکر کیا اور اس سلسلہ میں بھارت کے موقف پر شدید نکتہ چینی کی۔ آپ نے بھارت کا نام لئے بغیر کہا۔ یہ ایک ایشیائی ملک ہی ہے جو ہماری راہ میں مشکلات کھڑی کر رہا ہے۔ اور ہم پر ظلم ڈھا رہا ہے۔ بہرکیف یہ خوشی کی بات ہے کہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ دونوں ملکوں کے کئی تنازعے طے ہو گئے ہیں صرف کشمیر کا مسئلہ باقی ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ تو جنوب مشرقی ایشیا میں اتحاد و استحکام بڑھے گا۔ جو وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

پاکستان اور انڈونیشیا کی تجارتی بات چیت

بوگور ۸ دسمبر۔ وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خاں ان دنوں صدر ایوب کے ہمراہ انڈونیشیا کا دورہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے بوگور سے انڈونیشی حکام سے ابتدائی بات چیت شروع کی۔ بتایا جاتا ہے کہ مسٹر ابوالقاسم خاں نے پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان تجارتی وفود کے تبادلہ کی تجویز پیش کی بات چیت کے دوران میں دونوں وفدوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت بڑھانے کے وسیع امکانات ہیں۔

بمبئی ٹیسٹ ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہو گیا

بمبئی ۸ دسمبر۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان مجوزہ سیریز کا پہلا پانچ روزہ ٹیسٹ میچ ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہو گیا۔ پاکستانی ٹیم نے اپنی پہلی اننگز میں نو وکٹوں پر ۳۵۰ رنز اور دوسری میں چار وکٹوں پر ۱۶۶ رنز بنائیں۔ بھارت نے پہلی اننگز میں نو وکٹوں پر ۴۴۹ رنز بنا کر کھیل ختم کر دیا تھا۔ آج کے کھیل کی ایک نمایاں بات یہ تھی کہ بھارت کے ڈیسائی اور جوشی نے نویں وکٹ پر ۱۴۹ اسکور کئے۔ جو عالمی ریکارڈ سے صرف ۵ رنز کم ہے۔

— قاہرہ ۸ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ اور لنکا کے جو دستے کانگو میں اقوام متحدہ کی کمان سے وابستہ ہیں انہیں واپس بلا لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

پاکستانی طیاروں پر سرحدی خلاف ورزی کا الزام

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ بھارت کے نائب وزیر دفاع سردار سرجیت سنگھ مجیٹھیہ نے راجیہ سبھا میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس سال ۳۰ نومبر تک پاکستانی طیاروں نے ۱۵ مرتبہ بھارت کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔ سردار سرجیت سنگھ مجیٹھیہ نے کہا کہ گذشتہ برس پاکستانی طیاروں نے ۴۸ مرتبہ بھارتی علاقہ پر ناجائز پرواز کی تھی۔

کینیڈی کی آئزن ہاور سے ملاقات

واشنگٹن ۸ دسمبر۔ امریکہ کے منتخب صدر جان کینیڈی نے وائٹ ہاؤس میں صدر آئزن ہاور سے بات چیت کی۔ انتخابات میں کامیابی کے بعد مسٹر جان کینیڈی کی صدر آئزن ہاور سے یہ پہلی ملاقات تھی جو ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد ایک مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ مسٹر آئزن ہاور اور کینیڈی نے دنیا کے امن سلامتی اور آزادی سے تعلق رکھنے والے اہم مسائل پر گفتگو کی ہے۔ مسٹر آئزن ہاور سے ملاقات کے بعد مسٹر کینیڈی نے امریکہ کے وزیر خارجہ، وزیر خزانہ اور وزیر دفاع سے بھی ملاقات کی۔

چندہ تعلیم و اصلاح کی تحریک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے موقعہ پر مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے چندہ تعلیم و اصلاح کی مبارک سکیم تین سال کے لئے جاری فرمائی تھی۔ اور مخیر احباب نے تین سال کے لئے ۳۰۰ روپے سالانہ چندہ کی ادائیگی کے وعدہ جات فرمائے تھے۔ اب دسمبر ۱۹۶۰ء میں اس کے تین سال ختم ہو جائیں گے۔ لیکن ابھی تک بعض احباب کے ذمہ کافی رقم چلی آ رہی ہے۔ ان احباب کی خدمت میں فرداً فرداً ہدایات بھجوا کر ادائیگی کے لئے لکھا جا رہا ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ براہ کرم جلد ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر اپنے حسابات صاف کرنے کی سعی فرمائیں۔ تاکہ جو کام صیغہ مقامی تعلیم و اصلاح کے ذریعہ شروع کئے ہوئے ہیں۔ وہ باحسن وجوہ پورے ہو سکیں۔

جن احباب کی طرف سے حسب وعدہ ادائیگی مکمل ہو چکی ہے۔ ان کی فہرست ۱۵ دسمبر کے بعد اخبار الفضل میں شائع کر دی جائے گی۔

(ناظم اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ دسمبر ۶۰ء

رحم و شفقت

ایک استثناء کے ساتھ قرآن کریم کی تمام سورتیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتی ہیں۔ پھر سورہ فاتحہ جو دراصل قرآن کریم کا قانونی زبان میں preamble کہا جاسکتا ہے۔ اس کا آغاز بھی رب العالمین الرحمٰن الرحیم سے ہوتا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جس کی حقیقی بنیاد اللہ تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رب العالمین ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی انہیں صفات کا اظہار ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت ہی ایسی صفات ہیں۔ جن کی وجہ سے اس کائنات کا ظہور اور قیام ممکن ہوا ہے اور یہی وہ صفات ہیں جو انسانی حیات کے حقیقی مقصد کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔

صاف ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو اور زندگی کو خاص کر انسانی زندگی کو اپنی ان صفات کے نتیجہ میں بوپا کیا ہے۔ تو یہی وہ صفات ہیں جو انسانی حیات کا صحیح اور موزوں لباس بن سکتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں انسانوں کا نہ صرف اپنے ہم جنسوں کے ساتھ بلکہ تمام زندگی جو زمین پر نمودار ہوتی ہے۔ بلکہ تمام کائنات کے ساتھ رحمانیت اور رحیمیت کا سلوک کرنا ہی زندگی کی حقیقی اغراض ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احادیث میں ان صفات کو خاص طور پر اپنانے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔

مثلاً آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ

الراحمون یرحمھم الرحمٰن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔

یعنی رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے اس لئے جو چیز زمین پر ہے اس پر تم بھی رحم کرو تاکہ تم پر وہ رحم کرے جو آسمان پر ہے۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس یعنی جو انسانوں پر رحم نہیں کرتے ان پر اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں کرتا۔ یہ منفی طریق پہلے مثبت طریق سے بھی زیادہ پر زور ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ اسے رحم کی خواہش رکھتے ہیں تو اس کا طریق یہ ہے کہ ہم اپنے ہم جنسوں پر رحم کریں۔ صرف اسی طرح ہم اللہ تعالیٰ کے رحم کو کھینچ سکتے ہیں۔ اگر ہم تو ظلم و ستم اور انسانوں کو ستانا اپنا وطیرہ بنالیں اور رحم کو پاس نہ پھٹکنے دیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں کہ وہ ہم پر رحم کرے تو یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ وہ ہماری دعائیں سنے اور ہم پر رحم کرے۔ رحم ہی رحم کو کھینچتا ہے۔ اگر ہمارے دل میں رحم ہوگا تو اللہ تعالیٰ بھی ہم پر رحم کی بارش کرے گا۔ ورنہ اگر ہم ظلم وستم کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ بے رحمی کا سلوک کریں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ہماری مدد نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ ہم کو چھوڑ دے گا۔ تاکہ ہم اپنے کیفر کردار کو پالیں۔

اگر ہم آنحضرت صلعم کی سیرت کو دیکھیں تو ہمیں نظر آئے گا کہ آپؐ کی ذات سراپا رحم تھی اور ایسا معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت اور رحیمیت کا اظہار بڑے جوش کے ساتھ آپؐ کی وساطت سے ہو رہا ہے آپؐ کی زندگی میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں مل سکتا کہ آپؐ نے کسی انسان تو انسان کسی حیوان کو بھی ایذا پہنچائی ہو۔ آپ کا دل اتنا رحیم تھا کہ آپ جانوروں کے ساتھ ذرا سی بدسلوکی کو بھی برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ ایک صحابی کے مکان پر گئے تو آپ نے دیکھا کہ ایک اونٹ بہت لاغر ہو رہا ہے آپ نے اس کے مالک کو ڈانٹا اسی طرح جب ایک بچے کے پاس آپ نے ایک پرندے کے بچے دیکھے تو آپ نے آزاد کروا دیئے۔

ایسے بہت سے واقعات آپ کو آنحضرت صلعم کی حیات طیبہ میں نظر آئیں گے کہ جن سے آپ کا سراپا رحم وکرم ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ آپ رحم وکرم کا ایک مجسمہ تھے۔ آپکی ذات کو اللہ تعالیٰ نے رحمانیت اور رحیمیت کا ایک نمونہ بنا کر ہمارے سامنے دکھانا ہے اور بتایا ہے کہ ہماری صفات رحمانیت اور رحیمیت کا ایک انسانی پیکر میں کس طرح ظہور ہوسکتا ہے۔

اگر ہم کائنات پر اور اسکے نظام پر نظر ڈالیں تو ہم کو ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی یہی صفات کام کرتی ہوئی نظر آئیں گی۔ یہی وہ صفات ہیں جن سے تمام نظام چل رہا ہے اگر ان میں کہیں ذرا بھی کمی آجائے تو تمام نظام درہم وبرہم ہو جائے اور ایک لمحہ کے لئے بھی یہ قائم نہ رہ سکے۔ اس سے ہم کو یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ہم اس دنیا میں امن سے رہنا چاہتے ہیں تو ہم کو اللہ تعالیٰ کی ان صفات سے اپنے آپکو متصف و مزین کرنا چاہیئے۔ ہم اپنی زندگی اور اپنے ہم جنسوں کی زندگی کو اسی وقت جنت بنا سکتے ہیں جب ہم آنحضرت صلعم کے پاک نمونہ کو سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے نہایت محبت و شفقت سے پیش آئیں۔ اور اپنے دل میں کسی چیز کی طرف سے میل نہ رکھیں کسی کو ایذا نہ دیں حتیٰ کہ جانوروں کے ساتھ بھی نہایت شفقت سے پیش آئیں۔ یہی حقیقی تقویٰ ہے۔ یہی حقیقی دین ہے۔

ایک بات یہاں اور بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ رحمانیت اور رحیمیت کے معنی کمزوری اور بزدلی کے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ایک بڑی جرأت مندانہ صفت ہے ایک شجاعانہ فعل ہے۔ بڑی بہادری کا کام ہے۔ ہم اپنی کمزوری اور جبن کی وجہ سے ظالم کو ظلم سے نہ روکنے سے رحم وکرم کا اظہار نہیں کرتے۔ بلکہ اس پر حقیقی رحم اور کرم یہ ہے کہ ہم اسکو ظلم سے باز رکھیں مظلوم کی مدد کرنا ظالم کے ساتھ بھی رحم کرنا ہے۔ کیونکہ ایک ظالم کا ظلم اس کو تباہی کے گڑھے میں گراتا ہے۔ اس گڑھے سے بچانا ہی اسکے ساتھ رحم ہے۔ الغرض اخلاق کا راستہ ایک نہایت باریک اور دقیق راستہ ہے یہ سمجھ چاہتا ہے۔ یہ عقل کا طالب ہے۔ تاہم رحم وکرم کی صفات واضح ہیں۔ اگر یہ صفات ہم پیدا کرلیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ان کے مطابق عمل کرنے کا تہیہ کرلیں تو ہمارا راستہ خود بخود صاف ہوجاتا ہے۔ اور ہماری فطرت خود بخود ہماری رہنمائی کرکے ہمیں صحیح راستہ پر گامزن کرسکتی ہے۔

اصل چیز وہ جذبہ ہے جس سے ہم کوئی کام کرتے ہیں۔ اگر ہماری نیت صحیح ہو تو ہمارا جذبہ بھی خود بخود صحیح ہوجائیگا اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہم غلطی سے بچ جائیں گے۔ اس لئے ہم کو چاہیئے کہ ہم نیک نیتی کو اپنا رہنما بنائیں اور محبت و شفقت کے جذبات کی پرورش کریں۔ کسی مخلوق خدا پر نہ خود ظلم کریں اور نہ ظلم ہونے دیں۔ دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھیں خواہ وہ ہمارا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ آنحضرت صلعم کا وہ واقعہ یاد ہے کہ جب آپؐ ایک درخت کے سائے میں آرام کررہے تھے۔ تو ایک دشمن تلوار سونتے ہوئے آپؐ کے سر پر کھڑا ہوگیا اور آپؐ کو بیدار کرکے کہنے لگا کہ اب میرے ہاتھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے۔ آنحضرتؐ نے بلا جھجک فرمایا "میرا خدا" یہ سنتے ہی دشمن کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی آپؐ نے وہ تلوار اٹھالی اور دشمن سے کہا بتا اب تجھ کو میرے ہاتھوں سے کون بچا سکتا ہے اس نے جواب دیا کہ آپؐ ہی مجھ پر رحم کرسکتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کم بخت کہو کہ میرا خدا بچا سکتا ہے آپ نے تلوار نیچے کرلی اور کہا جاؤ تم کو چھوڑتا ہوں۔ رحم کا یہ کتنا بڑا مظاہرہ تھا۔

اس سے بھی بڑھ کر فتح مکہ کا واقعہ ہے۔ آپؐ نے لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر اپنے دشمنوں کو جنہوں نے ایک عرصہ تک آپؐ کو طرح طرح کی ایذائیں دی تھیں چھوڑ دیا۔ تاریخ عالم اس کی مثال نہیں پیش کرسکتی۔ رحیمیت کا اس سے بڑا نظارہ چشم فلک نے کبھی نہیں دیکھا۔ آپؐ نے ان تمام دشمنوں کو بخش دیا۔ جو بار بار آپؐ کے خلاف چڑھائیاں کرتے رہے۔ آپؐ نے ابوجہل کے بیٹے عکرمہؓ کو معاف کردیا۔ عبداللہ بن ابی سرح کی جاں بخشی کردی۔ کتنا بڑا رحیم تھا وہ انسان وہ بشر وہ یتیم۔

اللھم صل علیٰ محمد

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۶۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ہمارے جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت

اس الٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کرنیوالوں کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُرسوز دعائیں

آؤ اور دیوانہ وار آؤ اور ان دعاؤں کی برکات سے سیر ہو کر فیض حاصل کرو

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب آ رہے ہیں یعنی وہ زمانہ اور وہ روزگار پھر ہماری طرف دوڑا چلا آ رہا ہے۔ کہ جب ہمیں آسمانی برکتوں اور سعادتوں سے اپنی جھولیاں بھرنے رضائے الٰہی کے حصول کے سلسلہ میں اپنی دلی مرادیں پانے اور اپنے دلوں کو روحانی کیف و سرور سے ہمکنار کرنیکے بے حساب مواقع میسر ہونگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دلی خواہش تھی کہ وہ تمام احباب جو حضور کے سلسلہ بیعت میں داخل ہیں بار بار اور بکثرت مرکز میں آکر ان برکات سے مستفیض ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات کے ساتھ وابستہ فرمایا ہے چنانچہ آپکے بکثرت قادیان آتے اور آپ کی صحبت میں رہ کر روحانی فیوض سے متمتع ہوتے تھے لیکن پھر بھی تمام لوگوں کے لئے دور و دراز کے علاقوں سے بار بار آنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت اور ارادے کے تحت سال میں تین دن ایسے مقرر فرمائے کہ جن میں احباب مرد و زن چھوٹے بڑے سب مرکز سلسلہ میں حاضر ہو کر جلسہ میں شریک ہوں۔ اور ان ایام کو محض اللہ ربانی باتوں کے سننے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے میں بسر کریں۔ تا ان میں سے ضعف اور کسل دور ہو، یقین کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق اور ولولہ عشق کی کیفیت ترقی کرے اور انہیں ہیمان مرس کی کیفیت میں ڈھال دے۔

اس آسمانی جلسہ میں احباب کی بکثرت شمولیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اتنی تڑپ تھی۔ اور اس بارہ میں حضور کے اندر اس قدر جوش پایا جاتا تھا کہ حضور نے احباب پر زور دیا۔ کہ وہ یہ عہد کریں کہ وہ آئندہ زندگی میں اس الٰہی جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کے لئے بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں گے۔ یہی نہیں بلکہ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ کم مقدرت احباب سالانہ جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور تدبیر و قناعت شعاری سے کام لیتے ہوئے تھوڑا تھوڑا سرمایہ سفر خرچ کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ پس انداز کرتے چلے جائیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ وہ تنگ دستی کی وجہ سے شریک ہونے کی سعادت سے محروم رہ جائیں۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ حضور نے ان تمام احباب کے لئے جو سال بسال اس الٰہی جلسہ میں شمولیت کے لئے سفر اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت درد و سوز اور دلی تڑپ کے ساتھ دعائیں کیں۔ وہ دعائیں اس قدر جامع ہیں کہ اگر انسان پورے خلوص نیت کے ساتھ بدل و جان اور پختہ عزم سے جلسہ میں شمولیت اختیار کرکے اپنے آپکو حضور علیہ السلام کی ان دعاؤں کا وارث اور اہل بنالے۔ تو وہ عنداللہ اور عندالناس دین و دنیا میں فائز المرام کہلا سکتا ہے۔

حضور علیہ السلام کے دل میں یہ تڑپ کہ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک جلسہ ہوں اسی لئے تھی کہ یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس غرض سے مقرر کیا گیا تھا کہ دور دراز میں رہنے والے لوگ جو بار بار مرکز میں آکر روحانی نعمتوں اور تزکیہ نفوس و تطہیر قلوب کے نادر مواقع سے متمتع نہیں ہو سکتے وہ ان تین دنوں میں ہی روحانی خزائن سے اپنی جھولیوں کو بھر کر اس کمی کی تلافی کرلیں۔ سو چونکہ یہ تین دن پورے سال کے قائمقام تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اول دن سے ہی ان میں برکت بھی وہ رکھ دی کہ جس سے واقعی سال بھر تک مرکز سے دوری کی سب تلافی ہو سکے، اسی لئے حضور نہیں چاہتے تھے کہ کم مقدرت احباب اس عظیم الشان برکت و سعادت سے محروم رہ جائیں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے روزانہ یا ماہ بماہ اخراجات سفر کے لئے پس انداز کرنے کی تلقین فرمائی۔ اسی لئے حضور نے جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے لئے وہ دعائیں کیں۔ کہ جنہیں پڑھ کر آج بھی انسان پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

پس احباب کو چاہیئے کہ وہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آئیں اور دیوانہ وار آئیں اور اپنی جھولیوں کو آسمانی رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں سے بھر کر اور مالا مال ہو کر واپس لوٹیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان پرسوز و پُردرد اور جامع و مانع دعاؤں کے وارث بنیں۔

جو قیامت تک اس جلسہ میں سال بسال شامل ہونے والوں کے لئے حضور پہلے ہی فرما گئے ہیں ذیل میں ہم جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق حضور علیہ السلام کے بعض اہم ارشادات اور حضور کی وہ خصوصی دعائیں جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے حضور ہی کے الفاظ میں درج کرتے ہیں۔ تا احباب انہیں بغور پڑھ کر جلسہ سالانہ کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور معمولی معمولی حرجوں اور تکالیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے ضرور بہرہ مند ہوں۔

حضور علیہ السلام کے ارشادات

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے۔ اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے۔ اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آ سکتا۔ کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے مقرر کئے جائیں۔ جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے۔ تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسے میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائیگی

اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا اور بہتر ہوگا جو صاحب احباب میں سے اس تجویز کو منظور کریں وہ مجھ کو ابھی بذریعہ اپنی تحریر خاص کے اطلاع دیں تاکہ ایک علیحدہ فہرست میں ان تمام احباب کے نام محفوظ رہیں کہ جو حتی الوسع بالالتزام تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے اپنی آئندہ زندگی کے لئے عہد کر لیں اور بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں۔ بجز ایسی صورت کے کہ ایسے موانع پیش آجائیں جن میں سفر کرنا اپنی حدِ اختیار سے باہر ہو جائے اور اب جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو دینی مشورہ کے لئے جلسہ کیا گیا اس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر یک قدم کا ثواب ان کو عطا فرماوے آمین ثم آمین۔"

(آسمانی فیصلہ صفحات ۱ تا ۱۵)

(۲) "اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے۔ اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اور اسلام کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں۔ چنانچہ انہیں دنوں میں ایک انگریز کی میرے نام چٹھی آئی جس میں لکھا تھا کہ آپ تمام جانداروں پر رحم رکھتے ہیں اور ہم بھی انسان ہیں اور مستحق رحم۔ کیونکہ دین اسلام قبول کر چکے اور اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں۔ سو سمجھنا چاہیئے یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کی تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے اور خدا تعالیٰ اس امتِ وسطٰی کے لئے بین بین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے یہی ہوگا۔ ضرور یہی ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سُنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ اور تا اختتام سفر ان کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

میاں صدر الدین صاحب درویش کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

قادیان کے امیر جماعت مولوی عبد الرحمٰن صاحب تار کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی صدر الدین صاحب درویش وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ میاں صدر الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے پرانے صحابیؓ اور بہت مخلص احمدی تھے۔ قادیان کی مقامی آبادی میں سے احمدی ہونے والوں میں وہ ابتدائی مخلصین میں شامل تھے۔ غالباً وفات کے وقت عمر نوے اور سو سال کے درمیان ہوگی۔ باوجود ناخواندہ ہونے کے بہت نیک اور متقی بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ عزیق رحمت کرے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد۔ دفتر خدمت درویشان۔ ربوہ ۶۲-۱۲-۵

مصباح کا سالانہ نمبر

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مصباح کا سالنامہ شائع کیا جا رہا ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کے علمی مضامین اور نادر فوٹوز پر یہ رسالہ مشتمل ہوگا۔ مقامی لجنات مطلع فرمائیں کہ انہیں کس قدر زائد پرچے چاہئیں۔ نیز کاروباری حضرات کے لئے اشتہارات کا بہت عمدہ موقعہ ہے۔ نوٹ:۔ یہ نمبر جنوری اور فروری دو ماہ کا اکٹھا رسالہ ہوگا۔

(امۃ الرشید شوکت مدیرہ مصباح۔ ربوہ)

ولادت!

خواجہ نذیر احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۶۲ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ازراہِ شفقت "منیر احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا کرے نیز خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

بورنیو سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی زندگی عملاً دین کی خدمت کے لئے وقف ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

افریقہ کے ایک نہایت مخلص شامی احمدی

سید امین خلیل سکیکی مرحوم

از مکرم محمد صدیق صاحب شاہد۔ مبلغ سیرالیون۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

سید امین خلیل جو سیرالیون مشن کے ایک نہایت مخلص سلسلہ کے جاں نثار۔ اور شیدائی شامی احمدی تھے۔ ماہ ستمبر ۱۹۶۰ء میں اس جہان فانی سے جہان جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو سلسلہ احمدیہ سے محبت اور عقیدت دیرینہ تھی اور وقتاً فوقتاً مشن کی مالی امداد بھی فرماتے رہتے مگر باقاعدہ طور پر دسمبر ۱۹۲۶ء میں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد قربانی۔ ایثار اور اخلاص کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ جس کی مثال بہت کم دیکھنے میں آتی ہے سیرالیون مشن کی مالی امداد آپ ہر ضرورت کے وقت چندہ یا قرض کی صورت میں کرتے رہے اس کی وجہ سے مشن ہمیشہ ان کا ممنون احسان رہے گا۔ مبلغین سے محبت اور خندہ پیشانی سے پیش آنا ان کا ایک خاصہ تھا۔ جب کبھی ان سے ملاقات کا موقع ملا انہیں یہی کہتے سنا کہ میرا گھر مبلغین کے لئے وقف ہے۔ دن کو آئیں یا رات کو۔ میرے لئے آپ کی خدمت کرنا عین سعادت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقائہ کے ذکر پر بے اختیار ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اور آپ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

"یصلون علیک ابدال الشام"

کے مصداق تھے۔

آپ کی صحت کافی عرصہ سے خراب چلی آرہی تھی اور علاج معالجہ کے لئے آپ مختلف ہسپتالوں میں داخل ہوئے مگر سوائے عارضی افاقہ کے مستقل طور پر صحت بحال نہ ہو سکی۔ اس سال ماہ اپریل میں آپ پر بیماری کا سخت حملہ ہوا۔ آپ کو فری ٹاؤن کے ہسپتال میں بغرض علاج داخل کرایا گیا۔ ان دنوں خاکسار بھی اپنے علاج کی غرض سے فری ٹاؤن میں تھا اور ٹیکے وغیرہ لگوانے کے لئے اسی ہسپتال جانا پڑتا تھا۔ اطلاع ہونے پر خاکسار مکرم ملک غلام نبی صاحب اور جماعت کے بعض ممبران ان کی عیادت کے لئے جاتے رہے آپ اس حالت میں بار بار اس بات کا ذکر کرتے کہ میری خواہش ہے کہ میری جائیداد کا ۱/۲ حصہ مشن کو دیا جائے۔ میں مکرم امیر صاحب سے صحت کے بعد ملنا چاہتا ہوں اپنی اولاد کے ذکر پر سخت دکھ بھری آواز میں کہتے کہ کاش وہ بھی سلسلہ کے مفاد کو سمجھیں اور احمدیت اور اسلام کے صحیح خادم بنیں اور اسلامی تعلیم پر کاربند ہوں۔ اس غرض کے لئے آپ نے اپنے بچے علی امین کو ربوہ بھجوایا۔ مگر افسوس وہ کامیاب نہ ہو سکا جس کا انہیں سخت افسوس تھا۔ فری ٹاؤن ہسپتال سے کچھ افاقہ ہونے پر آپ اپنے گاؤں میں تشریف لے آئے مگر بیماری نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا اور دوبارہ بیمار ہو گئے آخر آپ تو یٹہ اپنے بھائی سید موسیٰ خلیل سکیکی کے ہاں تشریف لے آئے۔ اور پرائیویٹ علاج شروع ہوا۔ اس عرصہ میں خاکسار اور مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب امیر سیرالیون ان کی تیمارداری کے لئے جاتے رہے۔

ایک دن خاکسار اور سید حسن ابراہیم ہمارے دوسرے شامی احمدی ان کی تیمارداری کے لئے حاضر ہوئے سید حسن تو ان کے بھائی کے پاس بیٹھ گئے جو خود بیمار تھے اور خاکسار سید امین صاحب مرحوم کے پاس بیٹھ گیا اس دوران میں باوجود کمزوری کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کی صداقت کا ذکر شروع کر دیا کہنے لگے میرے لئے احمدیت کی صداقت اور سیدنا احمد علیہ السلام کا مامور من اللہ ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے اور میں نے اپنے عزیز و رشتہ داروں اور دوسرے شامی دوستوں کو جو شیعہ ہیں بار بار سمجھانے کی کوشش کی ہے مگر افسوس وہ دنیا طلبی اور مال و منال کی ہوا و ہوس میں اس قدر غرق ہو چکے ہیں کہ احمدیت جیسی گراں قدر نعمت کو قبول کرنا ان کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ اس کے بعد بتایا کہ شروع میں جب انہوں نے احمدیت کو قبول کیا تو ان کی اہلیہ صاحبہ رضامند نہ تھیں کیونکہ ان کے بھائی اور دیگر رشتہ دار سب مخالف تھے چنانچہ دن رات آپ اپنی اہلیہ صاحبہ کو سمجھانے اور تبلیغ کرنے میں مشغول رہتے۔ اسی دوران میں ان کا لڑکا علی امین سخت بیمار ہو گیا اور باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہ ہوا آخر ان کی اہلیہ اسے قریباً ۵۰ میل دور ایک شہر میکینی (Makeni) لے گئیں مگر وہاں بھی ڈاکٹری علاج میسر نہ آسکا اور بچہ کی حالت زیادہ خراب ہو گئی۔ اسی حالت میں رات کے وقت ان کی اہلیہ نے دعا کی کہ "اے خدا اگر سیدنا احمدؑ سچے ہیں اور آپ ہی اس زمانے کے موعود مسیح ہیں تو میرے بچے کو بغیر کسی ڈاکٹر کے شفا عطا فرما دے"۔ رات کو یہ دعا کی اور صبح کو کیا دیکھتے ہیں کہ بچہ کی بیماری میں کافی حد تک افاقہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ اسی حالت میں وہ مکینی سے چلی آئیں اور سارا واقعہ جو وہاں پیش آیا اور جس رنگ میں دعا کے بعد بچہ کی حالت ٹھیک ہو گئی اپنے خاوند سید امین خلیل صاحب سے بیان کیا اور دو تین روز میں بچہ کو کامل صحت ہو گئی۔ اسی قسم کے ایک دو اور واقعات سنائے اور بتایا کہ اسی طرح سے ان کی بیوی پر احمدیت کی صداقت واضح ہوئی اور وہ بھی بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو گئیں۔ پھر کہنے لگے کہ میری خواہش ہے کہ سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں مگر صحت اجازت نہیں دیتی اب میری خواہش ہے کہ میری لاش کو وفات کے بعد قادیان لے جایا جائے اور سیدنا احمد علیہ السلام کے قدموں میں جگہ ملے اس بات کے ذکر پر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اس کے بعد ایک بار مکرم امیر صاحب خاکسار، سید حسن ابراہیم اور ایک اور شامی دوست سید محمد دیب صاحب ان کی تیمارداری کے لئے گئے اس موقعہ پر آپ نے پھر اس بات کا اظہار کیا کہ میری جائیداد کا ۱/۲ حصہ مشن کو دیا جائے اور میری وفات کے بعد سیرالیون کے امیر وصی ہوں گے۔ اس پر مکرم امیر صاحب نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ آپ کی عمر لمبی ہو اور کسی وقت کوئی افریقن امیر مقرر کر دیا جائے اس پر سید امین صاحب کہنے لگے کہ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں مجھے تو صرف یہ دیکھنا ہے کہ وہ امیر سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی کا مقرر کردہ ہے۔ خلیفہ وقت خواہ کسی کو امیر مقرر کر دے پاکستانی ہو یا افریقن میرے لئے اس کی اطاعت واجب ہے۔ اور وہی میرا وصی ہو گا۔ ان واقعات سے آپ کا سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے عشق اور سلسلہ سے عقیدت اور اخلاص کا کسی قدر پتہ چل سکتا ہے

اسی عرصہ میں ہمارے سکنڈری سکول کا افتتاح ہونے والا تھا چنانچہ خاکسار اور مکرم امیر صاحب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور افتتاح کے موقعہ پر آنے کے لئے کہا۔ گو صحت کمزور تھی مگر پھر کہنے لگے کہ وہاں اگر کوئی لے جائے تو ضرور آؤں گا مگر افسوس صحت نے اجازت نہ دی۔

مورخہ ۹/۹ کو کچھ افاقہ ہونے پر آپ واپس Yele تشریف لے گئے وہاں پہنچ کر بیماری کا ایسا حملہ ہوا کہ جانبر نہ ہو سکے اور مورخہ ۱۲/۹ اور ۱۳/۹ کی درمیانی شب کو آپ رحلت فرما گئے اناللہ وانا الیہ راجعون صبح کے وقت ان کے لڑکے علی امین نے بو آکر ہمیں اطلاع دی چنانچہ اسی وقت مکرم امیر صاحب خاکسار اور جماعت کے چند دوست بذریعہ لاری ییلے (Yele) پہنچ گئے اور تجہیز و تکفین کے جملہ انتظامات کئے اور تین بجے شام کے قریب آپ کو سپرد خاک کیا گیا آپ کی نیکی۔ تقویٰ اور انابت الی اللہ سے ہر شخص متاثر تھا چنانچہ آپ کی وفات کی خبر سنتے ہی۔ فری ٹاؤن۔ مگبورکا۔ بو۔ مکینی۔ کیسنی وغیرہ سے کافی تعداد میں شامی تجار ییلے پہنچ گئے ایک کثیر تعداد افریقن کی نماز جنازہ میں شریک ہوئی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور اپنے قرب میں مقام عطا فرمائے۔

فری ٹاؤن فون کے ذریعہ مکرم ملک غلام نبی صاحب اور مکرم قریشی محمد افضل صاحب کو اطلاع کی گئی جو عصر تک ییلے پہنچ گئے اس طرح سے سیرالیون میں موجود جملہ مبلغین آپ کے تدفین کے موقعہ میں شریک ہو سکے۔

اس سانحہ کے چند روز بعد اس خاندان کو ایک اور صدمہ سے دوچار ہونا پڑا آپ کے چھوٹے بھائی موسیٰ خلیل جو آپ کی بیماری کے دنوں میں ہی اپنے علاج کی غرض سے لبنان چلے گئے تھے وہاں اپریشن کامیاب نہ ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے اس طرح سے ایک ہفتہ کے اندر اندر دونوں بھائی اس جہان فانی سے کوچ کر گئے اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو اور صبر کی توفیق بخشے۔

سید امین صاحب نے اپنے پیچھے ۱۰ لڑکے اور لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور اپنے والد صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

آمین

فہرست السّابقون الاوّلون

(قسط نمبر ۲)

تحریک جدید کے اعلان کے بعد ابتدائی مہینوں میں اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کر دینے والے مجاہدین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق السابقون الاولون کہلاتے ہیں۔ جو احباب جماعت کی خاص دعاؤں کے مستحق ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اشاعت اسلام کے اخراجات کو اپنے ذاتی اخراجات پر مقدم رکھتے ہوئے چندہ تحریک جدید اوائل میں ہی نقد پیش کر دیا۔ امسال جلسہ سالانہ تک ایسے خوش نصیب مجاہدین کے نام انشاء اللہ قسط وار شائع ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ دوسری قسط درج ذیل ہے

نام	رقم
(۲۱) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب معہ اہل و عیال	-/۳۱۷ روپے
(۲۲) حاجی محمد فاضل صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ	-/۲۱ "
(۲۳) اہلیہ صاحبہ " "	-/۲۱ "
(۲۴) ملک منصور احمد صاحب عمر " "	-/۵/۸ "
(۲۵) شیخ عبدالعزیز صاحب ڈسکہ	-/۱۱۵ "
(۲۶) مستری عمرالدین صاحب معہ دختران دارالرحمت غربی ربوہ	-/۵ "
(۲۷) محمد اصغر صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ	-/۸ "
(۲۸) مرزا محمد عبدالقدیر صاحب " "	-/۵ "
(۲۹) ماسٹر ظہور احمد صاحب " "	-/۵/۱۲ "
(۳۰) مرزا عبدالحمید صاحب دفتر بیت المال معہ اہلیہ و بچگان	-/۱۶ "
(۳۱) سید محمد اصغر صاحب بھاگلپوری معہ والدہ و بچگان دارالصدر غربی ربوہ	-/۱۸ "
(۳۲) خوشی محمد صاحب ہیڈ کیشئر ربوہ	-/۵ "
(۳۳) عبدالمنان صاحب معہ والدہ دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ	-/۵ "
(۳۴) صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ ربوہ	-/۳۶ "
(۳۵) یاسمین سیال ابن " "	-/۹ "
(۳۶) پروفیسر میاں عطاء الرحمن صاحب۔ ربوہ	-/۵ "
(۳۷) چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر محلہ دارالبرکات۔ ربوہ	-/۲۷ "
(۳۸) مستری غلام محمد صاحب " "	/۵/۵ "
(۳۹) حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی	-/۲۱۳ "
(۴۰) استانی سعیدہ قاضی نصرت گرلز سکول۔ ربوہ	/۵/۸ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

صرف چند دن وقف کرنے کی دعوت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمان ہے۔

"پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی چھٹیوں کو خدمت دین کے لئے وقف کریں تاجر اصحاب اپنی تجارتوں سے وقت نکالیں ..... زمیندار اپنی زمینداری سے فارغ وقت نکالیں ..... ملازم اصحاب اپنی ملازمتوں سے چھٹی لے کر اسے وقف کریں"

اس سلسلہ میں وکالت مال تحریک جدید مخلصین جماعت کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اپنے حالات کے مطابق کچھ ایام وقف کریں۔ ایام کی تعداد خواہ کتنی ہی ہو اور خواہ وہ مسلسل ہوں یا وقفہ وقفہ کے بعد ہر طرح کا وقف انشاء اللہ بخوشی قبول کیا جائے گا۔ ہماری اس دعوت (جو دراصل ہمارے محبوب امام کی دعوت ہے) پر لبیک کہنے والے دوست اپنے اسماء گرامی اور مکمل ایڈریس اور ایام وقف کردہ سے مطلع فرمائیں تو انشاء اللہ انہیں طریق کار کی تفصیل سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ اور ان کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی درخواست کی جائے گی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

کراچی میں ایک جلسہ سیرۃ النبیؐ

جماعت احمدیہ حلقہ جونا کراچی کی طرف سے ایک محفل سیرت النبیؐ منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی۔ کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب کو بھی اس میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ مولانا عبدالمالک خانصاحب اور دیگر مربیان سلسلہ نے تقاریر فرمائیں۔

(ناصر اقبال سیکرٹری شعبہ نشر و اشاعت جماعت احمدیہ کراچی)

جماعت احمدیہ اوکاڑہ کی قابل قدر مساعی

مکرم حاکم علی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"جن دوستوں نے نئے سال کے وعدہ جات کی ادائیگی نقد کر دی ہے ان کی فہرست معہ دیگر بقایا یا سال گذشتہ کی وصولی کی فہرست ہمراہ ہے (یہ فہرست بفضلہٖ دفتر کے ریکارڈ میں موجود ہے اور مناسب موقعہ پر السابقون الاولون کی کسی قسط میں انشاء اللہ شائع کی جائے گی) یہ رقم آج بذریعہ ڈرافٹ محاسب صاحب کی خدمت میں بھیج دی ہے"

(جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء)

دعا ہے اللہ تعالیٰ دیگر جماعتوں کے عہدیدار حضرات کو بھی اس امر کی توفیق عطا فرماوے کہ وہ اپنے مخلص بھائیوں کو وعدہ کی انہی ایام میں نقد ادائیگی کی پر زور تحریک فرمائیں تا السابقون الاولون کی شائع کی جانے والی فہرستوں میں ان کے اسماء گرامی بھی شامل ہو جائیں نیز وہ اپنے پیارے امام کی خاص دعاؤں کے مستحق بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وعدہ دیر سے بھجوانے کی تلافی

مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر شاہد مربی ضلع شیخوپورہ تحریر فرماتے ہیں :-

"خاکسار ضلع میں مختلف جماعتوں کے دورہ کی وجہ سے سفر میں رہا اور بہت مصروفیت کی وجہ سے اپنا تحریک جدید کے نئے سال کا وعدہ ارسال نہ کر سکا۔ کچھ تو مصروفیت اس کا سبب بنی اور کچھ سستی۔ اس سستی کا ازالہ کرنے کے لئے خاکسار نے کل مورخہ $\frac{12}{60}$/۲ کو مبلغ ۱۴۷ روپے اپنے نئے سال کا چندہ امانت تحریک جدید کے نام ربوہ ارسال کر دیا ہے۔ اس نئے سال کے وعدے کے ساتھ وصولی بھی نوٹ فرما کر ممنون فرمائیں اور دعاؤں میں یاد رکھیں"

تحریک جدید کے سال رواں کے اعلان کو ایک ماہ گزر چکا ہے اور دوسرا مہینہ شروع ہے۔ جماعت کے اکثر مخلص حضرات نے اپنے وعدے بفضلہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں بھجوا دیئے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ باقی ماندہ مخلصین کو وعدہ بھجوانے میں تاخیر کا اس رنگ میں احساس عطا فرمائے کہ وہ وعدہ کے ساتھ نقد ادائیگی فرما دیں۔ انشاء اللہ العزیز ایسا کرنے سے نہ صرف یہ کہ وعدہ دیر سے بھجوانے کی تلافی ہو جائے گی۔ بلکہ السابقون الاولون کی شائع کی جانے والی کسی قسط میں ان کے اسماء گرامی بھی آ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

واقفین کی ضرورت

وقف جدید انجمن احمدیہ کو ایسے مخلص واقفین کی ضرورت ہے جو اسلام کے شیدائی ہوں اور اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دینی علوم سے شغف اور واجبی واقفیت رکھتے ہوں۔ دیہاتی جماعتوں کی اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کے اہل ہوں اور مالی مشکلات کے باوجود وفاداری۔ فرض شناسی اور بشاشت کے ساتھ اپنے عہدوں کو نبھانے کی طاقت رکھتے ہوں۔ وقف کی درخواستیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں بھجوائی جانی چاہئیں۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

(ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

وعدہ میں دو چند اضافہ

مکرم سردار امیر محمد خان صاحب قیصرانی سکنہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان کے گرامی نامہ مرسلہ $\frac{11}{60}$/۱۵ کا اقتباس برائے تحریص و ترغیب و ازدیاد ایمان درج ذیل ہے :-

"حضور کے اعلان تحریک جدید سال ۶۱-۱۹۶۰ کے تحت کمترین -/۲۱۰ روپے ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ جبکہ پچھلے سال تدریجاً ترقی کرتے ہوئے -/۱۰۵ روپیہ وعدہ کر کے ادا کیا تھا۔ سو اس سال دوگنا -/۲۱۰ کی ادائیگی کا وعدہ کرتا ہوں"

دعا ہے اللہ تعالیٰ صاحب موصوف کو اس دو چند اضافہ کے ساتھ وعدہ کی جلد تر ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور دیگر مخلص حضرات کے قلوب کو اس قدر نور اور ایمان بخشے کہ وہ بھی اسلام کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر اپنے پیارے امام کے روح پرور پیغام کی تعمیل میں سال گذشتہ کی نسبت بڑھ چڑھ کر وعدہ بھجوائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۸۸۴: میں اظہار النساء بیگم بیوہ مفتی اظہار حسن صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بادامی باغ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مشین سلائی پرانی جس کی قیمت مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ حق مہر میں اپنے خاوند مرحوم سے مبلغ پانچ صد روپیہ لے کر خرچ کر چکی ہوں۔ اس وقت میرے پاس زیور یا نقدی کوئی نہیں ہے۔ مبلغ یکصد روپیہ بابت قیمت مشین جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ دس روپے ماہوار بصورت مجھے اپنے بچوں کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ فقط

راقم الحروف ملک محمد صدیق ولد ملک مفضل حسین

الامۃ:- اظہار النساء بیگم بیوہ مفتی اظہار حسن صاحب مرحوم گلی نمبر ۲۔ مکان نمبر ۳ بادامی باغ لاہور

گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۱۲/۱۱/۶۰

گواہ شد:- محمد صدیق ملک اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر لاہور چھاؤنی ۱۲/۱۱/۶۰

نمبر ۱۵۸۸۵: میں محمودہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن چک ۱۱۵ ج ب ضلع سرگودہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے اور میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم (رقم وصیت) خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

(میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے)

(۱) مبلغ پانچسو -/۵۰۰ روپے بصورت مہر جو تا حال خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے

(۲) ایک جوڑا کانٹے وزنی ایک تولہ۔ جس کی تخمیناً قیمت مبلغ -/۱۳۰ روپے ہے

الامۃ۔ محمودہ بیگم

گواہ شد بشیر احمد بقلم خود محلہ دار الصدر غربی ربوہ خاوند موصیہ

گواہ شد احمد خان نسیم دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۵/۱۰/۶۰ کو مکرم رشید احمد صاحب ولد چوہدری عبدالمنان محمد صاحب قوم گوجر ساکنہ ربوہ کا نکاح بشریٰ بیگم صاحبہ بنت چوہدری فتح محمد صاحب کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے ربوہ کے ضلع سیالکوٹ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے آمین

اعانت الفضل

مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا حال سندھ نے زمین خریدنے کی خوشی میں مبلغ -/۵/ اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس زمین میں برکت ڈالے۔ آمین

(برکت اللہ محمود مربی سلسلہ نامہ نگار الفضل مقیم حیدرآباد)

۲۔ محترمہ بیگم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چیف میڈیکل آفیسر ایسٹ بنگال ریلوے نے اپنی بیٹی عزیزہ شریفہ حمید شیریں کی شادی کی خوشی میں مبلغ -/۱۰ روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس خوشی کو برقرار رکھے۔ آمین۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

اعلان نکاح

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب تالپور ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا نکاح مسماۃ رضیہ مہدی صاحبہ بنت مکرم سید مہدی حسن شاہ صاحب حال حیدرآباد کے ہمراہ بعوض مبلغ -/۳۰۰۰ تین ہزار مہر پر مکرم بابو عبدالغفار صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے

برکت اللہ محمود مربی سلسلہ نامہ نگار الفضل مقیم حیدرآباد

شائنو سپیشل بوٹ پالش

اعلیٰ معیار اور اعلیٰ کوالٹی خوبصورت پیکنگ ولایتی بوٹ پالش کا نعم البدل

اپنے شہر کے ہر دکاندار سے طلب کریں!

دنیا کے کناروں تک

نور کاجل کی شہرت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے اور بیرون پاکستان متعدد مشرقی و مغربی ممالک میں بھی اسے پسند کیا جانے لگا ہے آپ بھی محروم نہ رہیئے ایک شیشی گھر میں ضرور رکھیئے (زائیدہ بچوں سے لیکر ہر عمر کے شخص کے لئے بہت مفید ہے بینائی صاف اور تیز کرتا ہے آنکھوں میں خوبصورتی اور چمک پیدا کر کے چہرہ کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی -/۲/۱ علاوہ ڈاک و پیکنگ۔

ملنے کا پتہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

نئی اے سی سی سیمنٹ ایجنسی

ہمارے پاس ملک کا مشہور اور معیاری سیمنٹ اے سی سی کا تازہ مال آگیا ہے ضرورت مند احباب ہماری خدمات حاصل کریں۔ پرچون کھلا سیمنٹ بھی حسب ضرورت مل سکتا ہے۔

(قادیان کے قدیمی سیمنٹ سٹاکسٹ)

منصور احمد بھٹی اینڈ سنز غلہ منڈی

نزد مسجد دار الرحمت غربی ربوہ

طبی مشورہ

اپنی جملہ طبی ضروریات اور اپنی صحت کے متعلق مشورہ اور یونانی طریق علاج سے استفادہ کیلئے خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ میں تشریف لائیں۔

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

احباب سے گذارش

سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعلق ہر قسم کی کتب اپنے قومی سرمایہ سے قائم شدہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ سے خرید فرمائیں۔ چیئرمین

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

جسم متوازن فربہ ہوتا اور وزن بڑھ جاتا ہے!

آپ یقین کریں کہ جالگلے پز ملانا ط ھعلا ھعز کے استعمال سے کھانا خوب ہضم ہوتا اور پوری طرح جزو بدن بن جاتا ہے! اعصاب۔ دل اور دماغ میں نئی طاقت اور امنگ پیدا ہوتی ہے کسی بھی وجہ سے ضائع شدہ طاقت عود کر آتی ہے جسم متوازن فربہ ہو جاتا اور وزن بڑھ جاتا ہے۔ کاہلی سستی۔ دماغی خلجان اور یاس کی حالت دور ہو کر طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔

آپ اعتماد کریں جالگلے پز ملانا ط ھعلا ھعز انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔ قیمت پچاس گولی فی شیشی -/۵ روپے (لوکل سیل شفا میڈیکل ہال ربوہ) دواخانہ شفا دار الامان ربوہ

"سبے بی ٹانک کو فروغ دیجئے"

صرف اس لئے نہیں کہ یہ آپ کی قومی اور ملکی مصنوعات میں سے ہے بلکہ اس لئے بھی کہ یہ ٹانک بچوں کی ہر دوسری دواء اور ٹانک سے زیادہ زود اثر مفید اور ان کی شاندار جسمانی اور ذہنی نشوونما کی ضامن ہے۔

دانت نکالنے والے بچوں کو دستوں، قے، بدہضمی اور سوکھے پن سے بچاتی ہے اس کے استعمال سے بچے دانت آسانی سے اور جلدی نکال لیتے ہیں۔ اپنے بچوں کو "سبے بی ٹانک" استعمال کرائیں اور دوسروں کو اسکے استعمال کا مشورہ دیں۔

قیمت ایک ماہ کورس -/۳ روپے پندرہ روزہ کورس -/۱۲/۱ روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

مخزنِ معارف

یعنی "خلاصہ تفسیر کبیر" مؤلفہ پیر معین الدین کے متعلق

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی رائے:۔ "۔۔۔۔ یہ خلاصہ میرے زیر مطالعہ رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت محنت جانفشانی اور محبت سے تیار کیا گیا ہے جو دوست تفسیر کبیر کا مطالعہ نہیں کر سکتے ان کے لئے تو خصوصاً بہت ہی مفید ہے مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر کبیر کا مطالعہ کرنے والے بھی اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ پیر صاحب کو بہت بہت جزاء دے اور دوستوں کو اس "پیارے تحفہ" سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین"

خدا تعالیٰ کے فضل سے سورۃ یونس تا کہف والی ہزار صفحات کی معرکۃ الآراء جلد کا جو سو روپے میں بکتی ہے اور اب بالکل نایاب ہے اور پورے آخری پارہ کی اٹھارہ سو صفحات پر مشتمل چاروں جلدوں کا جو قرآنی معارف کا بے بہا خزانہ ہیں خلاصہ الگ الگ شائع ہو چکا ہے۔ قیمت فی جلد آئیل کلاتھ -/۵

نوٹ:۔ تیسری جلد جس میں پہلے پارہ کے نو رکوع والی جلد کے علاوہ باقی ساری مطبوعہ تفسیر کبیر کا خلاصہ آجاویگا انشاء اللہ جلسہ پر مل سکیگی۔ (قیمت -/۷/۴ روپے ہوگی) افضل برادرز گول بازار۔ ربوہ

دوسروں کی نگاہ
اور
آپ کا ذوق

فرحت علی جیولرز

۳۹ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

فون نمبر

قرآن کریم معرّیٰ بطرز یسّرنا القرآن

- بڑا سائز مجلد ہدیہ -/۴/۶ روپے
- قاعدہ یسّرنا القرآن ہدیہ ۱۰ر آنے
- قاعدہ خورد حصہ اوّل ہدیہ ۴ر آنے

یہ قاعدہ بچوں اور بڑوں کے قرآن مجید سیکھنے کیلئے بےنظیر اور آسان ترین ذریعہ ہے۔

مکتبہ یسّرنا القرآن۔ ربوہ

کرشمہ حکمت

خارش ہر قسم کا کامیاب علاج قیمت -/۴/۱

دوائے احمر

دھدر چنبل۔ باچر۔ گنج اور لوط کا سو فیصدی مجرب علاج آزمائش شرط ہے۔ قیمت -/۲ علاوہ محصولڈاک۔ (نوٹ) جلسہ سالانہ کے موقع پر گولبازار ربوہ میں تشریف لاویں۔

مینیجر دواخانہ حکیم عبد العزیز کھوکھر منزل چک چٹھہ (حافظ آباد) گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۴

مقصدِ زندگی و احکامِ ربانی

انسائیکلو کا رسالہ بزبان اردو کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ملبوسات قدیم بطرز جدید

برکت علی اینڈ کمپنی (داڑھی والے)

۴۲ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ٹیلیفون نمبر ۶۳۶۱

پرنٹر و پبلشر ۔۔۔